خیابان بہار ۲۰۲۴

ڈاکٹر مہر عبدالحق بحیثیت مترجم قرآن

سعدیہ رفیق، پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان
ڈاکٹر شازیہ عنبرین، استاد شعبہ اُردو، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

ABSTRACT

According to linguistics principles, Saraiki is the ancient language of the sub-continent, which meets the standards of this region. Dr. Maher Abdul Haq has translated well-known literary works in Arabic, Urdu, English, and Persian language into the Saraiki language. The most notable work among these translations is the complete translation of the Holy Quran into the Saraiki language. Dr Maher Abdul Haq said that the Saraiki language and literature are the classical literature of other languages. To give vastness buy Umar Khayam, Burda Sharif, translation of the Holy Quran. It is Dr Abdul Haq's complete translation. Surah Fatiha Verse No. 1 – Translation style. All the praises have been given by Allah. He is remembered by all the world. They have, however, been briefly reviewed.

Key Words: Quran Majeed, Translation, Arabic language, saraiki language, nativity

سرائیکی برصغیر کی قدیم زبان جس کی تہذیبی و ثقافتی جڑیں صدیوں سے اس خطہ میں پیوست ہیں۔ سرائیکی برصغیر کی واحد زبان ہے جو لسانیاتی اصولوں کے مطابق اس خطہ کی تمام زبانوں کے اصولوں کے معیار پر پورا اُترتی ہے اور اپنی اسی نسبت سے وہ فارسی اور سندھی کے قریب تر ہے۔ فارسی اور سرائیکی کا مزاج، ذخیرہ الفاظ، افعال، قواعد وزبان کے قاعدے اور لسانی لین دین اور دیگر لسانی خوبیاں مشترک ہیں۔ سرائیکی زبان میں دیگر زبانوں کے متون کے تراجم کی روایت بہت پرانی ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قیام پاکستان سے قبل سرائیکی زبان ناگری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی اس کے بہت

سے نایاب نسخے لانگے خاں باغ پبلک لائبریری میں محفوظ ہیں ان نسخوں کا احوال ڈاکٹر مقبول حسین گیلانی کے تحقیقی مقالہ ''قرآن حکیم کے سرائیکی تراجم'' میں سرائیکی تراجم کی روایت کے باب میں تفصیل سے ملتا ہے۔(۱)

سرائیکی زبان میں سنسکرت، ہندی، اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے متون کے تراجم قابلِ ذکر ہیں۔ دیگر زبانوں سے ہونے والے تراجم میں منظوم اور منثور دونوں طرح کے تراجم شامل ہیں۔ سرائیکی زبان میں تراجم کی روایت میں سرِفہرست قاضی امام بخش شیروی کا اردو ادب کے کلاسیک ادب سے ''باغ وبہار'' کا ترجمہ پیش پیش ہے۔ یہ ترجمہ ۱۳۰۰ھ میں ہوا۔ اس کے بعد کلام غالب کا سرائیکی ترجمہ دلشاد کلانچوی نے ''غالب دیاں غزلاں'' کے نام سے کیا۔ نسیم لیہ نے علامہ محمد اقبال کی بالِ جبریل کے پہلے حصے کا ترجمہ کیا۔ فرحت نواز نے جدید نظم کے شاعر ڈاکٹر وزیر آغا کی اُردو نظموں کا ترجمہ ''چونڑویاں نظماں'' کے نام سے کیا۔ پروفیسر دلشاد کلانچوی نے پنڈت دیا شنکر نسیم کی شہرہ آفاق مثنوی ''گلزار نسیم'' کا ترجمہ ''دل بہار'' کے نام سے کیا۔

سرائیکی زبان میں اردو سے منثور تراجم میں مولوی نذیر احمد دہلوی کے معروف ناول ''توبۃ النصوح'' کا ''توبہ زاری''، امتیاز علی تاج کے ڈرامہ ''انار کلی'' کا ترجمہ ''انار کلی تے اقتداری ہوس''، قصہ چہار درویش کا منثور سرائیکی ترجمہ ''قصے تے پڑ قصہ ''، مولانا عبدالحلیم شرر کے ناول ''فردوسِ بریں'' کا ''فردوس ٹھگالی''۔ مولانا محمد حسین آزاد کی کتاب ''نیرنگِ خیال'' کا ترجمہ تین سرائیکی ادیبوں دلشاد کلانچوی، اسلم قریشی اور ندائے اطہر نے مل کر کیا، سرائیکی میں ان تین ادیبوں نے ''خواباں وچ خیال'' کے نام سے کیا۔ ''کرشن چندر سے رشید امجد تک'' فرحت نواز نے بائیس افسانوں کا ترجمہ سرائیکی زبان میں ''منزلاں تے پندھیڑے'' کے عنوان سے کیا۔ آغا حشر کاشمیری کے ڈراموں کے سرائیکی تراجم سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیے۔ اسلم قریشی نے معروف ڈرامہ ''رستم سہراب'' کا ترجمہ ''رستم تے سہراب'' کے نام سے کیا۔ دلشاد کلانچوی نے آغا حشر کے ڈرامہ کا ترجمہ ''سچ دکھانڈی سچ بُھلاں دی'' کے نام سے کیا۔

عربی سے سرائیکی تراجم میں علامہ بوصیری کا قصیدہ بُردہ شریف کا ترجمہ لطف اللہ مہندس، غلام حسین نے کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق شاکر نے قصیدہ بردہ شریف کا سرائیکی منثور ترجمہ کیا۔ قصیدہ بردہ شریف کا سرائیکی ترجمہ محمد رمضان طالب نے بھی کیا۔ احادیث نبویؐ کے عربی سے سرائیکی تراجم میں دلشاد کلانچوی کا احادیث کا انتخاب ''چالیھ حدیثاں'' قابلِ قدر اضافہ ہے، رمضان طالب کا احادیث کا ترجمہ ''مشکوۃ شریف وچوں ۲۰۰۰ء حدیثاں'' ۱۹۹۳ء میں شائع

ہوا۔ اس کے علاوہ بہت سے بزرگانِ دین کا عربی میں تحریر کردہ دینی ادب ملفوظات، پند و نصاح سرائیکی زبان میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق نے عربی، اردو، انگریزی اور فارسی زبان کے معروف ادب پاروں کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کیا ان تراجم میں سب سے قابل ذکر کام قرآن پاک کا سرائیکی زبان میں کامل ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق نے سرائیکی زبان و ادب کے دامن کو دیگر زبانوں کے کلاسیک ادب سے وسعت دینے کے لیے فریدیات، عمر خیام، بردہ شریف لوک ریت وروایت قرآن مجید کے تراجم کیے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق ایک اچھے محقق ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے مترجم بھی تھے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق مترجم کی ذمہ داریوں اور ترجمے کی فنی باریکیوں اور فنی رموز سے آشنا تھے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا تحقیقی، تخلیقی اور ترجمہ کیا ہوا سرمایہ درج ذیل ہے:

۱۔ مفید تاریخی کہانیاں، (برائے جماعت پنجم)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، کشمیری بازار، لاہور، ۱۹۴۹ء

۲۔ مفید تاریخی کہانیاں، (برائے جماعت ششم)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، کشمیری بازار، لاہور، ۱۹۴۹ء

۳۔ اصلاح زبان، (برائے جماعت ششم)، نیاز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۵۹ء،

۴۔ اصلاح زبان، (برائے جماعت ہفتم)، نیاز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۵۹ء،

۵۔ اصلاح زبان، (برائے جماعت ہشتم)، نیاز بک ڈپو، لاہور، ۱۹۵۹ء

۶۔ پنجابی دی کتاب، (برائے جماعت نہم و دہم)، قیوم نظر بطور معاون مصنف شریک تھے، ۱۹۶۰ء

۷۔ پھلواڑی، (پنجابی درسی کتاب، برائے ایف۔ اے) شریک مصنف پروفیسر شریف کنجاہی، قیوم نظر، محکمہ تعلیم لاہور، ۱۹۶۲ء

۸۔ دولاکھ کی شرط، اصلاحی ناول، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۶۲ء

۹۔ سرائیکی لوک گیت، بزم ثقافت، ملتان، ۱۹۶۳ء

۱۰۔ ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق، (اردو)، پی ایچ ڈی کا مقالہ، اردو اکادمی بہاولپور، ۱۹۶۹ء

۱۱۔ مئے گلفام (سرائیکی)، رباعیات عمر خیام کا منظوم سرائیکی ترجمہ، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۷۴ء

۱۲۔ جاوید نامہ اقبال (سرائیکی)، منظوم ترجمہ جاوید نامہ اقبال، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۷۴ء

۱۳۔ نور جمال (سرائیکی)، حضرت حافظ جمال ملتانی کے سوانح معہ چرخہ نامہ، سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، ۱۹۷۴ء

۱۴۔ سرائیکی اور اس کی ہمسایہ علاقائی زبانیں (اردو)، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۷۵ء

۱۵۔ قصیدہ بردہ شریف فارسی، سرائیکی، اردو اور انگریزی میں ترجمہ، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۷۹ء،

۱۶۔ کونین داوالی (سرائیکی) حضورؐ کی سیرت پاک، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۸۰ء

۱۷۔ ملتان (پنجابی)، پنجابی زبان میں ملتان کی مختصر تاریخ، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۸۰ء

۱۸۔ قرآن حکیم، (سرائیکی کا پہلا رواں ترجمہ)، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۸۴ء

۱۹۔ سرائیکی دے قاعدے قانون (سرائیکی)، سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، ۱۹۸۴ء

۲۰۔ لغات فریدی، دیوان فرید کے ۷۸۱۶ الفاظ کی لغت بزبان اردو، سرائیکی ادبی مجلس، بہاولپور، ۱۹۸۵ء،

۲۱۔ سرائیکی دیاں مزید لسانی تحقیقاں، اکادمی ادبیات پاکستان وزارت تعلیم، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء،

۲۲۔ الحمد اللہ (سرائیکی)، سورۃ الفاتحہ کی تفسیر، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۸۲ء

۲۳۔ پیامِ فرید، حضرت خواجہ فرید کافیاں موضوعات کی ترتیب اردو ترجمے کے ساتھ، سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۹۸۷ء

۲۴۔ فرد فرید، حضرت خواجہ فرید کے کلام و پیغام پر تحسینی مضامین کا مجموعہ، سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، ۱۹۸۸ء

۲۵۔ قرآن حکیم کا فلسفہ تعلیم، موضوع نام سے ظاہر ہے، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۹۰ء

۲۶۔ لاٹریاں، تھل کی ثقافت پر نظمیں، سرائیکی ادبی بورڈ ملتان، ۱۹۸۸ء

۲۷۔ دی سمراز (انگلش)، تاریخ سندھ، ۱۹۹۴ء

۲۸۔ ہندو صنمیات، ۱۹۸۶ء، ۲۰۰۶ بیکن بکس ملتان سے شائع ہوئی۔

۲۹۔ تیسر االشاغلین: حضرت موسیٰ پاک شہید کی نایاب تصنیف کا اردو ترجمہ ۱۹۸۶ء

غیر مطبوعہ کتب:

۱۔ ابدی رشتے (اردو)، ۱۹۸۲ء قرآ ~~~~~~~~~ نی فلسفہ

۲۔ ابلاغ جلیل (اردو) ۲۰۰ صفحات پر مشتمل حضورؐ کے خطبہ حجتہ الوداع کی تشریح ہے۔

۳۔ احادیث القرآن: قرآن حکیم کی ان آیات جلیل کی تشریح جو لفظ "قل" سے شروع ہوتی ہیں۔

۴۔ تھل کا تہذیبی سفر (اردو) ۱۹۸۹ء میں مکمل ہوئی، لوک ورثہ اسلام آباد نے شائع کیا۔

۵۔ سرائیکی ضرب المثال (اردو) اردو، فارسی اور انگریزی میں سرائیکی زبان کی ایک ہزار ضرب الامثال کا ترجمہ خانہ فرہنگ ایران ملتان کی فرمائش پر کیا گیا ہے۔ ۱۹۸۷ء

۶۔ قرآن حکیم کا فلسفہ ارتقاء، ۷۔ دانش قرآنی، انسانی زندگی کے متعلق، ۸۔ تھل، تصویروں میں، ۹۔ سومڑا ڈائریکٹری

عصر حاضر میں ترجمہ تہذیبی وثقافتی وبین الاقوامی ہم آہنگی کے لئے اسی طرح اہمیت کا حامل ہے جس طرح حیاتیاتی بقا کے لیے ہوا اور پانی کا ہونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا قرآن پاک کا سرائیکی زبان میں ترجمہ قرآن کا کامل ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا یہ ترجمہ پاکستان قومی ہجرہ کونسل اسلام آباد کے اشاعتی پروگرام کے تحت ۱۴۰۴ ہجری، ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا تھا۔ سرائیکی زبان میں تراجم کی روایت بہت قدیم ہے۔ جس پر جزوی بحث سطور بالا میں کی جا چکی ہے اور اس روایت میں تدوین متن کے ساتھ ساتھ سرائیکی ادب بھی فروغ پاتا رہا بلکہ سرائیکی ادب کی تدوین کے ساتھ ترجمہ کا عمل بھی ارتقاپذیر رہا اور ایک منظم شکل اختیار کر گیا۔ سرائیکی میں دینی ادب کے زیادہ تراجم ہوئے اس کی وجہ یہی ہے کہ عربی زبان مذہبی عقیدت کا درجہ رکھتی ہے۔ سرائیکی میں قرآن مجید، احادیث، مذہبی مخطوطوں اور ملفوظات کے علاوہ بُردہ شریف کے تراجم ہوئے۔ عربی سے جو تراجم سرائیکی زبان میں ہوئے وہ دینی ادب تھا اور خاص طور پر اس کی اہمیت کے پیش نظر پروفیسر ڈاکٹر مقبول گیلانی لکھتے ہیں:۔

> ”سرائیکی زبان میں بہت سی زبانوں سے تراجم ہوئے خاص طور پر عربی زبان سے بہت سارے تراجم ہوئے۔ اگر تمام زبانوں سے تراجم پر نظر ڈالی جائے تو سب سے زیادہ تراجم دینی ادب کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ مترجمین کی مذہب سے وابستگی اور سرائیکی سے محبت کو عیاں کرتی ہے۔“(۲)

سرائیکی زبان میں عربی زبان سے ہونے والے تراجم میں بُردہ شریف کا ترجمہ ہے۔ اس کے بعد بہت سے عربی سے سرائیکی میں تراجم میں خاص اہمیت قرآن مجید کے تراجم کو حاصل رہی۔ تحقیق کے مطابق سرائیکی میں قرآن مجید کے مکمل تراجم کی تعداد ۱۰ کے قریب ہے اور قرآن مجید کا پہلا مکمل سرائیکی ترجمہ مولانا حفیظ الرحمن کا ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹر سید مقبول حسین گیلانی لکھتے ہیں:

> ”عربی سے سرائیکی تراجم میں ضخیم اور قابل قدر کام قرآن مجید کے سرائیکی تراجم میں جو منظوم بھی ہیں اور منثور بھی اگر قرآن مجید کے کامل تراجم پر نظر ڈالیں تو ان کی تعداد دس سے زائد ہے۔ اس حوالے سے اولین کاوش مولانا حفیظ الرحمن حفیظ مرحوم و مغفور کی ہے۔ قرآن مجید مترجم بزبان ریاستی مصنف موصوف نے ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۲ء کو طبع فرمایا۔“(۳)

سرائیکی زبان میں کلام مجید کے جزوی و کامل تراجم بھی ہیں اور منظوم تراجم ہیں۔ معرٰی تراجم ذیل کی سطور میں ان تراجم کا مختصر سا جائزہ لیتے ہیں۔ قرآن مجید کے مکمل سرائیکی تراجم میں ۱۔ قرآن مجید بزبان ریاستی، مترجم مولانا محمد حفیظ الرحمان حفیظ ۱۳۷۲ھ، عزیز المطابع بہاول پور ۲۔ قرآن مجید ترجمہ بزبان سرائیکی مترجم ڈاکٹر مہر عبدالحق ۱۴۰۴ھ سرائیکی ادبی بورڈ ملتان ۳۔ قرآن مجید سرائیکی ترجمے دے نال مترجم خان محمد لسکانی بلوچ، رفیق احمد نعیم لسکانی ۱۹۹۹ء، اسلام آباد انٹرنیشنل پبلی کیشنز، اسلام آباد ۴۔ سوکھے سرائیکی ترجمے والا قرآن شریف مترجم پروفیسر عطا محمد دلشاد کلانچوی، ۲۰۰۰ء کلیم پبلشرز ملتان، ۵۔ المرجان، قرآن پاک کا سرائیکی ترجمہ، مترجم مفتی عبدالقادر سعیدی، ۲۰۰۰ء، غیر مطبوعہ، بھونگ صادق آباد، ۶۔ تفسیر اتالیقی بزبان سرائیکی، مترجم مولانا غلام محمد چاچڑانی، ۱۹۹۶ء، کوٹ مٹھن، راجن پور، غیر مطبوعہ ۷۔ 'تفسیر حسینی' سرائیکی اس ترجمہ کا دوسرا نام 'سوغات نظامی' ہے۔ مترجم مولانا محمد نظام الدین نظامی، ۱۹۸۵ء، غیر مطبوعہ، صادق آباد، رحیم یار خان، ۸۔ تفسیر القران المعروف سوکھی تفسیر مترجم ڈاکٹر محمد صدیق شاکر، ۲۰۰۵ء،

سرائیکی سندھ سراں، ملتان ۹۔ نور الایمان مترجم ملک ریاض شاہد جنڑ، ۲۰۰۸ء، غیر مطبوعہ، بہاولپور ۱۰۔ قرآن مجید سرائیکی ترجمہ وتفسیر مترجم ومفسر محترمہ بخت آور کریم، ۱۹۸۴ء۔ یہ ترجمہ وتفسیر مترجم نے وفات ۲۰ فروری ۱۹۸۴ء سے ایک قبل مکمل کی، یہ نسخہ غیر مطبوعہ ہے۔

قرآن کریم کے مکمل سرائیکی تراجم کے علاوہ معرٰی تراجم بھی ہیں۔ معرٰی تراجم سے مراد ایسے تراجم ہیں جن میں فاضل مترجمین نے حاشیہ بندی یا ان تراجم میں پیش آنے والے توضیحی مقامات کا اشاریہ نہیں دیا بلکہ رواں مسلسل ترجمہ ہی کیا ہے کسی اہم نکتہ کی صراحت بیان نہیں کی ہے۔ دستیاب معرٰی تراجم کی تعداد چھ ہے۔ ان میں اولین ترجمہ مولانا محمد حفیظ الرحمن کا ہے۔ دوسرا ترجمہ مہر عبدالحق، تیسرا معرٰی ترجمہ خان محمد لسکانی، چوتھا عطا محمد دلشاد کلانچوی ”جو کھے سرائیکی ترجے والا قرآن شریف“ پانچواں مولانا عبدالقادر سعیدی اور چھٹا معرٰی ترجمہ ملک ریاض شاہد کی تصنیف ہے۔

قرآن کے مکمل سرائیکی تراجم، معرٰی تراجم کے علاوہ قرآن کریم کے سرائیکی خطی تراجم بھی ہیں۔ ان کے علاوہ ۱۵ کے قریب قرآن مجید کے جزوی تراجم بھی ہیں۔ ان تراجم میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دونوں نوعیت کے تراجم ہیں۔ قرآن پاک کے جزوی تراجم میں پہلا قرآن مجید کا سب سے قدیم ترین ترجمہ مولوی احمد بخش کا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۳۱۳ھ میں اشاعت پذیر ہوا۔ اس ترجمہ کو قرآن کے سرائیکی تراجم میں فوقیت وتقدیم حاصل ہے اس کے بعد قرآن کا دوسرا جزوی ترجمہ مولانا محمد خیر الدین صابر ملتانی کا ہے۔ محولہ بالا تراجم میں ہماری توجہ کا مرکز ڈاکٹر مہر عبدالحق کا قرآن مجید کا سرائیکی کامل ومعرٰی ترجمہ ہے۔ ذیل کی سطور میں ڈاکٹر مہر عبدالحق کے ترجمہ کا فنی وفکری جائزہ اور دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ لیں گے۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق نے قرآن مجید کے سرائیکی ترجمہ کے آغاز میں قاری کی سہولت کے لیے قرآن حکیم کے موضوعات کی سورتوں کے حوالے سے ترتیب مرتب کی ہے۔ اس کا مقصد قرآن حکیم کی تفہیم کو قاری کے لیے آسان بنانا ہے۔ ساتھ میں ہر موضوع کے حوالے سے سورتوں کی ترتیب قائم کی ہے۔ یہ فہرست ترجمہ کے آغاز میں ”فہرست مضامین“ کے عنوان دی گئی ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کے سرائیکی ترجمہ قرآن کی ہر سورۃ کے آغاز میں سورۃ کا نام مکی اور مدنی ہونے کی صراحت بیان کی گئی ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق نے سرائیکی ترجمہ کے آغاز میں قرآن مجید کا عربی متن دائیں جانب

اور اس کے متوازی بائیں جانب سامنے سرائیکی ترجمہ کیا ہے۔ ہر سورۃ کا آیت نمبر آیت کے ساتھ درج ہے اسی مناسبت سے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کے ترجمہ کی خاص بات مکمل ترجمہ کے آخر میں ۳۶ صفحات پر مشتمل قرآن پاک کے مخصوص لفظوں کی فرہنگ اور اصطلاحات بیان کی ہیں۔ اس حصہ میں مکمل الفاظ کے معنی تو فرہنگ میں بیان نہیں کیے گئے لیکن یہ اس قدر کافی ہیں کہ قاری کو ترجمہ میں تفہیم میں معاون ضرور ہیں۔

ڈاکٹر مہر عبدالحق نے سرائیکی ترجمہ القرآن میں اس خاص نشست کا اہتمام کیا ہے کہ عربی متن کے سامنے ترجمہ موجود ہے اور ساتھ میں ضرورت کے مطابق تشریحی کلمات بھی کیے ہیں جو قوسین کی پابندی سے ماوراہیں۔ اس کی مثال قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ کی ایک آیت کریمہ ہے۔

ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ

سورۃ فاتحہ آیت نمبر ا میں ترجمے کچھ اس انداز سے کرتے ہیں:۔

سب تعریفاں اللہ دی ہن
جیڑھا کل جہاناں دا پالن
ودھاون تے پُھلاون والا ہے (۴)

اسی طرح کی نوعیت سورۃ الذریت میں ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا

ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

”قسم ہے کھنڈ پُنڈ اڈیون والیں دی جیڑھیاں (پرے پرے تیئں کھِنڈا پُنڈ اڈینہ ہَن (۵)

محولہ بالا دونوں تراجم کا اگر جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت میں "رب" کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ اللہ کہہ کر اس متن کی اصل روح سے ہٹے نہیں۔ بلکہ اسی ایک آیت کے ترجمہ میں رب کے لیے چار لفظ استعمال کیے ہیں بلکہ یہی صورت حال دوسرے حوالے میں بھی جوں کی توں ملتی ہے۔

ڈاکٹر مہر عبد الحق کے ترجمہ کا اسلوب آسان اور سادہ ہے۔ مکمل ترجمہ بامحاورہ ہے جس سے قاری کو ترجمہ پڑھنے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ترجمہ قرآن سرائیکی کے صفحہ اول اور سرورق پر رقم "سادہ آسان انے رواں سرائیکی ترجمے دے نال" یہ پورا اترتا ہے۔ قرآن کے سرائیکی ترجمہ میں ڈاکٹر مہر عبد الحق کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ اس کی مثال سورۃ الحجر کی آیت ۸۲ ہے۔

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ

یہاں ترجمہ میں لکھتے ہیں:۔

"اتے او پہاڑاں کوں گھڑ کے (آپو جان)
محفوظ گھر بنڑا گھندے ہین۔"(٦)

ڈاکٹر مہر عبد الحق قرآن فہمی سے واقف تھے۔ اس لیے انہوں نے بامحاورہ ترجمہ کیا۔ اس سے ان کے اس ترجمہ کی ادبی اہمیت بھی بڑھتی ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کی آیت نمبر ۴ میں لکھتے ہیں:۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم

ترجمہ:

"ٹوراسا کوں سدھے ہموار رستے تے۔"(۷)

مترجم ڈاکٹر مہر عبد الحق نے اس ترجمہ میں قرآن کا سرائیکی کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ اس کی زبان و بیان انتہائی سادہ ہے۔ اس وصف کی بدولت کم سے کم پڑھا قاری بھی آسانی سے آیات قرآن کا مفہوم سمجھ سکتا ہے۔ اس ترجمہ کی یہی خاصیت اس ترجمہ کے سرورق پر اس انداز میں درج ہے۔ "سادہ آسان اَتے رواں سرائیکی ترجمے دے نال قرآن مجید"

اس ترجمہ کی سادگی کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے۔ قرآن کریم کی اسی طرح سورۃ یٰسین آیت نمبر ۷۶ کا ترجمہ کچھ اس طرح کرتے ہیں:۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ

ترجمہ:

”بَس وت اُنھاں دی گالھ
تیکو مونجھا نہ کرے۔“(۸)

محولہ بالا آیات کے تینوں تراجم سے سرائیکی زبان کی حقیقی مٹھاس اور اس کے تمام ترجمالیاتی پہلو ابھرتے ہیں۔ بعض ایسے مقامات جہاں سرائیکی زبان میں عربی کے اصل ماخذ کے مترادف نہیں ملتے یا دستیاب نہیں۔ ان کی جگہ مترجم نے اصل عربی الفاظ کے قریب تر الفاظ کو ترجمہ میں برتا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان کے ترجمہ یہ علاقائی لب ولہجہ بھی غالب نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر مہر عبدالحق کا تعلق سرزمین لیہ تھا۔ اس لیے یہ لازمی امر ہے کہ ان اسلوبیاتی آہنگ پر اس سرزمین کے اثرات آئے۔ اس کی ایک مثال سورۃ ھود کا ترجمہ ہے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا

اس سورۃ کی آیت نمبر ۶۸ میں اس انداز میں ترجمہ کرتے ہیں کہ جس سے اس ترجمہ پر علاقائی اثرات نمایاں ہیں:۔

”جینویں جو او کڈانہہ
وَٹھے لئی نہ ہوون۔“(۹)

محولہ بالا ترجمہ میں برتے گئے الفاظ ”کڈاہنہ“ ”وٹھے“ خالص ڈیرہ کی زبان و لہجہ کے رنگ ہیں۔ یہ الفاظ خالص سرائیکی زبان میں برتے جاتے ہیں۔ اس امر کا ایک اور نہایت عمدہ ثبوت اس ترجمہ میں سورۃ العدیٰت کی آیات کا ترجمہ ہے۔ خاص طور پر اس صورۃ کی آیت نمبر ۳ اور ۴ اس وصف کے عملی نمونے ہیں جو اسلوبیاتی لحاظ سے الفاظ کی سادگی، اصل قدیم سرائیکی اور خالص علاقہ سے لہجہ کے حوالے سے اہمیت کے حامل ہیں۔

فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا، فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا

ترجمہ ملاحظہ ہو:

”وت دھاڑا مر یندن دھمیں
دھمیں وت ایندے نال دوھڑا
ٹھاکریندن۔“(۱۰)

فنِ ترجمہ نگاری کا ایک اہم اصول متن اور اصل زبان کے اثرات اور معنویت کو برقرار رکھتا ہے۔ یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب ترجمہ کی جانے والی زبان کے قدیم اور خالص الفاظ کو برتا جائے یہ اصول فن ترجمہ نگاری پر ڈاکٹر صاحب کی مہارت کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔ڈاکٹر مہر عبدالحق نے سورۃ البقرہ میں اس کا عملی مظاہرہ کیا۔

قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ڈاکٹر مہر عبدالحق لکھتے ہیں:۔

اُنہاں دے رِلاں وچ روگ ہے اے
اللہ ودھا ڈتا ہے انہاں دا روگ اتے
انہاں دے کیتے درد بھریا عذاب ہے
ایں یاروں جو اے کوڑ لیندن
(۱۱)

ترجمہ میں کہیں کہیں جہاں الفاظ و محاورات کا معنوی ربط ہے۔ وہاں اس ربط کی بدولت ترجمہ کی روانی متاثر نہیں ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورۃ التکویر میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

”جڈاں سجھ کوں ولھیٹ
گھداویسی۔“(۱۲)

محولہ بالا سطور میں ڈاکٹر مہر عبد الحق کے سرائیکی ترجمہ قرآن کی اسلوبیاتی و فنی ولسانی خوبیوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے۔ ذیل کی سطور میں ان کے اس ترجمہ کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔

ڈاکٹر مہر عبد الحق سرائیکی اور اردو کے ماہر تھے لیکن عربی زبان پر انھیں کوئی خاص مہارت حاصل نہ تھی بلکہ اپنی زندگی میں انھوں نے صرف اپنے بچپن یا زمانہ طالب علمی میں ہی عربی یا ناظرہ پڑھا تھا۔ وہ عربی زبان پر کوئی خاص علمی و ادبی لیاقت نہ رکھتے تھے۔ اس کا اعتراف انھوں نے اپنی تحریروں میں بھی کیا ہے۔ اب اس رائے کی روشنی میں قرآن پاک کے سرائیکی ترجمہ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُنھیں نے عربی کی بجائے کسی سرائیکی یا اردو ترجمہ کو سامنے رکھ کر قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر مقبول حُسین گیلانی کی رائے ہے کہ:

> ”اگرچہ مترجم ذی وقار نے اس بات کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے اردو یا انگریزی کے کس ترجمے کا تتبع کیا ہے لیکن قیاس ہے کہ انھوں نے مولانا شبیر احمد عثمانی کے ترجمے کو ماخذ بنایا ہے کیونکہ فاضل مترجم عربی زبان کا مکمل ادراک نہیں رکھتے۔ انھیں اس بات کا اعتراف بھی تھا۔ اس لیے آپ نے ترجمے میں اردو اور فارسی کے محکات استعمال کیے۔“(۱۳)

اس کی ایک مثال اس ترجمے میں کچھ اس طرح ہے کہ سورۃ الفجر کی آیت نمبر ۱۲ میں لکھتے ہیں:۔

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ

”بَس وت ڈھیر ساریاں
ناہمواریاں پیدا کرڈیتاں انیں۔“(۱۴)

محولہ بالا ترجمہ میں مترجم نے ”ناہمواریاں“ کی ترکیب استعمال کی ہے۔ آیت میں اس کے لیے اصل لفظ ”الفساد“ ہے جبکہ مترجم کو ”الفساد“ کا مترادف سرائیکی میں دستیاب نہیں ہوا جبکہ شبیر احمد عثمانی نے اس لیے ”ناہمواریاں“ برتا ہے۔

بعض مقامات پر غیر ضروری تشریحی کلمات سرائیکی کے غیر معروف و غیر مانوس الفاظ کی وجہ سے ترجمہ ثقیل ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے عربی آیت کی نسبت سرائیکی ترجمہ اور اس کا مفہوم زیادہ طوالت کا شکار ہو گیا ہے۔ اس کی مثال

محولہ بالا سورۃ الفجر کا ترجمہ ہے۔ اسی طرح کی کیفیت سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کے ترجمہ میں مثال کے لیے دونوں سورتوں کے تراجم پیشِ خدمت ہیں:۔

”رجوع کر آپڑیں نشو و ارتقا ڈینون والے دی وی طرف آپ لئی خوش تھی کے اتے اوکوں خوش کر کے۔“(۱۵)

سورۃ الفاتحہ میں پہلی آیت کا ترجمہ کچھ اس طرح کیا ہے:۔

”سب تعریفاں اللہ دیاں ہُن
جیڑھا کل جہاناں دا پالن
ودھاون تے بَھلاون بُھلاون والا ہے۔“(۱۶)

محولہ بالا ترجمہ میں اللہ یا رب کے معنی میں ایک سے معنی پیش کیے ہیں جس سے ترجمہ کے با محاورہ اور ایک تسلسل ہونے سے وزن بر قرار نہیں رہتا ہے۔ ترجمہ میں بعض مقامات پر ترجمہ میں سرائیکی رنگ بالکل پھیکا محسوس ہوتا ہے۔ اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا مترجم کو ترجمہ یا ترجمہ کی زبان پر مکمل گرفت حاصل نہیں ہے۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴ میں جو ترجمہ کیا ہے۔ اسے ہم رواں مسلسل سرائیکی ترجمہ نہیں کہہ سکتے ہیں:۔

”بس اے جیکر نہ کر سگسو تُساں
اتے ہر گز نہ کر سگسو۔“(۱۷)

ڈاکٹر مہر عبد الحق نے اپنے نقطہ نظر میں سرائیکی میں پیش کرنے میں بعض جگھوں بلکہ بیشتر مقامات پر غیر مانوس تشریحی کلمات کی بھرمار کی ہے جس کی بدولت اصل ترجمہ یا مفہوم پس منظر میں چلا جاتا ہے۔ سورۃ الکوثر آیت نمبر ۱ اور سورۃ یونس آیت نمبر ۳۰ کی مثال ہیں:۔

اِنَّآ اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ

”بے شک اساں تیکو خیر کثیرا
یا اُٹھاں دا حلال (ذبیحہ) عطا کیتے۔“(۱۸)

جبکہ سورۃ یونس میں لکھتے ہیں:۔

"اُتھاں ہر جی پرکھ گھنسی
(اپڑیں ساھمڑیں موجود ڈیکھسی)
او کوں جو کجھ او پہلے کریندا رہیے۔"(۱۹)

محولہ بالا دونوں آیات کے تراجم میں قوسین میں درج تشریحی کلمات نے آیت کے اصل مفہوم کو کم تر کر دیا ہے جس سے ترجمہ کا گماں باقی نہیں رہتا بلکہ تشریح معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمام ترکیفیت تشریحی توضیحی یا قوسین میں بار بار بیان کرنا ترجمہ کے اصول کے خلاف ہے بلکہ اس سے ترجمہ کا اصل حسن بھی مجروح ہوتا ہے جس کی بدولت قاری کو تفہیم میں مشکل پیش آتی ہے مزید یہ قاری کی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ اسی کیفیت کے نمونے ان کے ترجمہ میں بیشتر مقامات پر ملتے ہیں۔ ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

سورۃ رحمٰن میں ترجمہ اس طرح کرتے ہیں:

"اتی باقی رہن والی (غیر متبدل یا قائم) صرف اوندا چہرا
(ذات وصفات) جہیڑھا جلال والا اتے
عزت والا ہے۔"(۲۰)

ڈاکٹر مہر عبد الحق کا یہ ترجمہ سرائیکی زبان و ادب میں ان کی ایک عمدہ کاوش ہے اس کی بدولت سرائیکی وسیب کے لوگ اس ترجمہ کی بدولت قرآن کی تفہیم آسان بنا سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ ترجمہ ایک عمدہ علمی ادبی کاوش کے ساتھ سرائیکی ادب کا خزانہ بن چکا ہے۔ ڈاکٹر مہر عبد الحق کے ترجمہ قرآن کے متعلق عطا محمد عطا اپنے مطبوعہ تحقیقی مقالہ میں رقم طراز ہیں:۔

"یہ مہر عبد الحق کا اعجاز ہے، انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ اس خوبصورت اور سلیس انداز سے کیا جن سے تفہیم قرآن مجید کے نئے گوشے وا ہوتے ہیں۔ اس عظیم الہامی کتاب کا ترجمہ کوئی ادبی شہ پارے کا ترجمہ نہیں جس سے مترجم کے سحر علی اور اس کے مخصوص

نظریات اور فنی محاسن سے لطف اٹھایا جاسکے بلکہ کتب سماوی کے تراجم عموماً تفہیم کتاب کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر کیے جاتے ہیں۔"(۲۱)

ڈاکٹر مہر عبدالحق کا یہ ترجمہ محض ترجمہ کی ترسیل کے لیے نہ تھا بلکہ اس سے ان کے مذہبی لگاؤ کے ساتھ ساتھ سرائیکی خطہ سے محبت اور خاص طور پر سرائیکی زبان میں ادب کی ترویج تھا۔ ایسے افراد جو اردو یا عربی نہیں جانتے ان کے لیے قرآن کریم کی تعلیمات کو باہم پہنچایا تھا۔ ان کی اس ادبی لسانی خدمت پر حکومت پاکستان نے ۱۹۸۴ء میں انھیں صدارتی ایوارڈ سے سرفراز کیا۔ اُم کلثون، ڈاکٹر مہر عبدالحق کے اس ترجمہ کے متعلق رقم گو ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ مہر صاحب کا یہ کارنامہ ایسا ہے کہ اگر دوسری اردو کتاب نہ بھی لکھتے تو اسی ترجمہ کی بدولت ہی زندہ رہتے اور ان کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"(۲۲)

ڈاکٹر مہر عبدالحق کے ترجمہ میں لسانی، ادبی، اختلاف کے باوجود اس میں بیشتر مقامات پر عربی الفاظ کو جوں کا توں برتنا، نا بیشتر مقامات پر فارسی کے الفاظ کو کثرت سے استعمال کرنا ان کے ترجمے کے ایسے سقم ہیں جس سے ان کی ادبی حیثیت پر سوالات اٹھتے اور اس شک کو تقویت ملتی ہے۔ ایک شخص جو عربی کی صرف و نحو یا باریکیوں کو نہیں جانتا وہ کس طرح کلام الٰہی کے ترجمے کو اتنے کم وقت میں منظر عام پر لے آتا ہے۔ یہ تمام پہلو اس میدان تحقیق کے طالب علم اور خود مہر عبدالحق کی ذات پر سوالات چھوڑ جاتے ہیں۔

حوالہ جات

۱. مفصل مطالعہ کے لئے ڈاکٹر مقبول گیلانی کی کتاب "قرآن حکیم کے سرائیکی تراجم" ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور باب نمبر ۱ اور باب نمبر ۲ کا مطالعہ کریں

۲. مقبول گیلانی، ڈاکٹر، "قرآن حکیم کے سرائیکی تراجم"، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ص ۲۷

۳. ایضاً، ص ۸۸

۴. عبدالحق، مہر، ڈاکٹر، "قرآن مجید بزبان سرائیکی"، ملتان: سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۴۰۴ھ، ص ۱

۵. ایضاً، ص ۶۷۷

۶. ایضاً، ص ۳۸۳

۷. ایضاً، ص ۱

۸. ایضاً، ص ۹۰۶

۹. ایضاً، ص ۳۲۵

۱۰. ایضاً، ص ۹۱۶

۱۱. ایضاً، ص ۲

۱۲. ایضاً، ص ۸۹۳

۱۳. مقبول گیلانی، ڈاکٹر، ''قرآن حکیم کے سرائیکی تراجم''ص ۱۲۲

۱۴. عبدالحق، مہر، ڈاکٹر، ''قرآن مجید بزبان سرائیکی''، ملتان: سرائیکی ادبی بورڈ، ملتان، ۱۴۰۴ھ، ص ۹۰۶

۱۵. ایضاًص ۹۰۷

۱۶. ایضاًص ۱

۱۷. ایضاًص ۵

۱۸. ایضاًص ۹۲۱

۱۹. ایضاًص ۲۹۹

۲۰. ایضاًص ۷۹۸

۲۱. عطامحمد عطا، ''بابائے سرائیکی ڈاکٹر مہر عبدالحق''، لاہور: اردو سخن، ۲۰۱۶ء، ص ۱۸۸

۲۲. اُمِ کلثوم، ''ڈاکٹر مہر عبدالحق فن اور شخصیت''، غیر مطبوعہ تحقیقی و تنقیدی مقالہ برائے ایم۔اے اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، ۸۷۔۱۹۸۶ء، ص ۱۱۰